بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور (یوکے)

15 Stanley Avenue, Wembley , UK , HA0 4JQ

امام اور ناظم 020 8903 2689 صدر 020 8524 8212

سیکریٹری 01753 692654 دارالکتب 01753 675182

email: AAII@saziz.globalnet.com Fax: 0870 131 9340

ستمبر میٹنگ

السلام علیکم ۔ مہربانی فرما کر جماعت کی ہر میٹنگ میں خود شامل ہوں اور اپنے دوستوں اور رشتہ داروں کو بھی ساتھ لائیں ۔

جائے وقوع :۔ دارالسلام

تاریخ :۔ ۱ ستمبر ۲۰۰۲ء

وقت :۔ ۳ بجے سہ پہر

موضوع :۔ شاہجہان مسجد ووکنگ کی تاریخ

ناصر احمد سابق ایڈیٹر لائٹ

باقاعدہ سرگرمیاں

ریڈیو پروگرام: ہر جمعہ دو بجے سہ پہر ریڈیو پنجاب آسٹرا ڈیجیٹل سیلائٹ چینل ۸۸۰

درسِ قرآن: ہر ماہ کی تیسری اتوار شام ۳ بجے

میٹنگ منتظمہ: ہر ماہ کی پہلی اتوار شام ۲ بجے

ماہوار اجلاس: ہر ماہ کی پہلی اتوار شام ۳ بجے

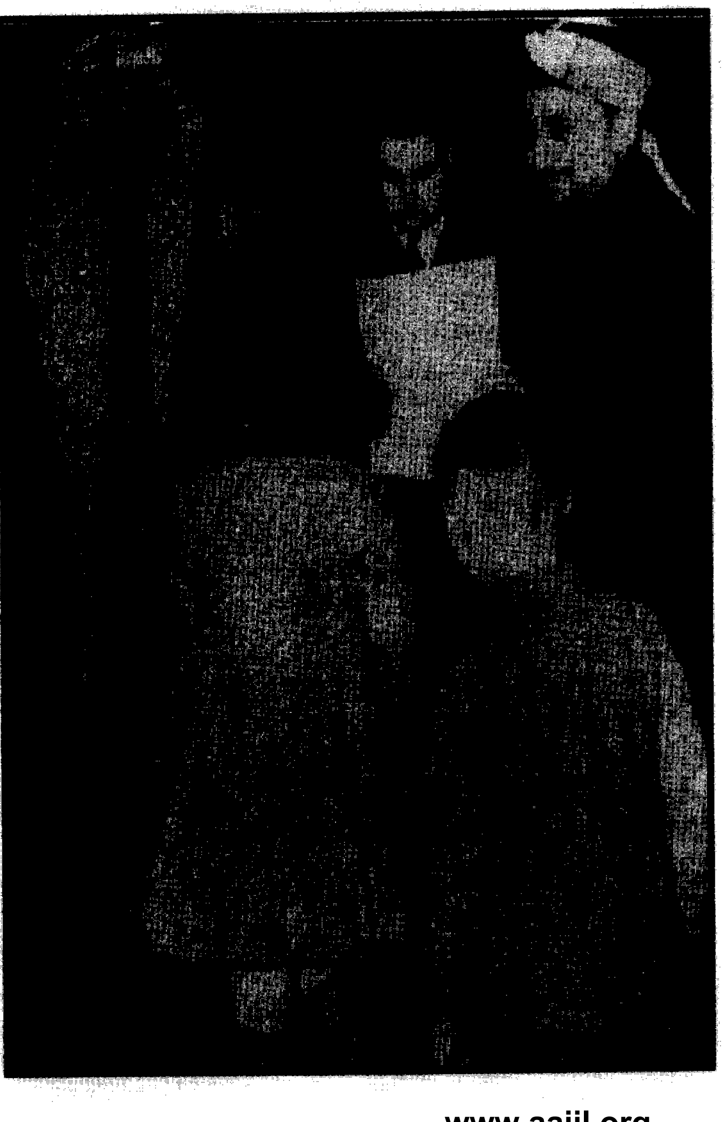

ولی عہد سعودی عرب، شاہزادہ فیصل، جو بعد میں شاہ فیصل کے نام سے مشہور ہوئے، ووکنگ مسلم مشن کی طرف سے دیئے گئے ایک اعزازی عشائیے میں ۔ مولانا آفتاب الدین، جماعت احمدیہ لاہور کے امام اُن کی دائیں طرف کھڑے ہیں اور جناب اسمٰعیل ڈی یورک، صدر مسلم سوسائٹی برطانیہ عظمیٰ، درمیان میں کھڑے ہیں۔

فہرست مضامین

مقامی سماج میں سمانا — شاہد عزیز — صفحہ ۱

حضرت نبی کریم ﷺ حضرت مرزا غلام احمد صاحب — صفحہ ۳

حضرت موسیٰ یمن میں — مائیکل ایس سینڈرز — صفحہ ۴

ابتدائی تعلیمات اسلام — ڈاکٹر زاہد عزیز — صفحہ ۷

اخبار

مجید علی جو جماعت احمدیہ گیانا اور انگلستان کے بانیان میں سے ہیں اُن کا پتہ یہ ہے:

Room 24, David's House, Pool Road, Harrow, HA1 3YH. Telephone 020 8422 2914

مہربانی فرما کر ایک بجے بعد از دوپہر سے ساڑھے تین تک اُن سے رابطے کی کوشش کریں۔ خدا آپ کو جزا دے گا۔

مسز ثمینہ ملک کا آپریشن کامیاب رہا ہے۔ ممبروں سے درخواست ہے کہ محترمہ کی جلد مکمل صحت کے لئے دُعا کرتے رہیں

احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور
شاخیں اور نمائندے

بین الاقوامی مرکز
۵ عثمان بلاک، نیو گارڈن ٹاؤن، لاہور، پاکستان
فون: 092-42-5862956
092-42-5863260
فیکس: 092-42-5839202
ای میل: aaii@go.net.pk

آسٹریلیا
32 Cardinal Clency Avenue,
Glendenning 2761, Sydney
Phone: 061-2-8311296
Fax: 061-2-8311296

کینیڈا
1) 3181 East 15th Ave.,
Vancouver - B.C. V5M- 2L1
Phone: 604 4385630
Fax: 604 4361975
2) 175 Toryork Dr., Unit 54, Toronto, Ontario
Phone: 416-740-6553
email: oaaii@aaiil.every1.net
3) 8459 Scurfield Drive,
N.W. Calgary, Alberta T3L 1H6
Phone: 0403-2390793

جموں اور کشمیر
1) Tareen Medicate, B.P. Batmallo
Srinagar, 190009, Kashmir, India
Phone: 091-194-73352
2) Mr. Abdul Hafeez, J & K State Rd
Transport, Bikram Chowk, Jammu
180001, J & K State, India.
Phone: 091-191-549333
3) Ch. Abdul Jubar Ganai, Bhadarwah
182222, J & K State, India.

جزائر فجی
12 Bau St., Suva
Phone: 0679-315-994
Fax: 0679-315-994

جرمنی
Die Moschee, Brienner Strasse 7/8, 10713
Berlin,
Phone: 0049-30-8735 703
Fax: 0049-30-8730 783
email:
DieMoschee@aol.comaaiil.org/german
Website: www.aaiil.org/german

گیانا
Masjid Darus Salaam, 76 Brickdam and
Winter Place., POB 10692,
Georgetown
Phone: 0592-2-72940

ہالینڈ
1) Evenaar 44, 3067 DK Rotterdam
Phone: 031-10-2206094
Fax: 031-10-2206094 & 031-20-8747102
e-mail: faaiin@faaiin.nlwww.faaiin.nl
2) Stichting Ahmadiyya Isha'at-i-Islam
Kepplerstraat 265, 2562 VM
Hague
Phone: 031-70-3659756
Fax: 031-36-5331411
email: info@moslim.orgwww.moslim.org
3) Celsiuslaan
5, 3553 HM Utrecht.
Phone: 031-30-2710887
4) Gerard Douwstraat 70, 1072 VV
Amsterdam.
Phone: 031-20-6797416
e-mail: jahier@worldonline.nl
5) Brielselaan 194a, 3081 LL
Rotterdam.
Phone: 031-10-2440487
6) Beltmolen 70, 2906 SC Capp.a/d
Yssel.
Phone: 031-10-2840344
7) Daguerrestraat 127, 2561 TP Hague
Phone: 031-70-3468414
8) Paul Krugerlaan 14, 2571 HK
Hague
Phone: 031-15-3105365
9) Andoornvaart 61, 2724 TB Zoetermeer
10) Jekerstraat 9 Hs, 1078 LV Amsterdam
Phone: 031-20-6628905

یورپین زون میں نمائندہ مرکز
Zevengetijdeklaver 5, 3069 DK
Rotterdam. Nederland.
Phone: 031-10-2860075
Fax : 031-10-4215170
e-mail: assantoe@worldonline.nl

بھارت
1) Pocket L, 25-A, Ground Floor, Dilshad
Garden, Delhi 110095
Phone: 011-2134969
2) Fatimabai Court., 4th Floor - 17 Azad
Rd., Jacob Circle, Mumbai
Phone: 091-22-303438

انڈونیشیا
1) Jl. Kemuning 14 Baciro, Yogyakarta
Phone: 062-274-513592,565695 55225
e-mail: webmaster@ahmadiyah.or.id
Web: ahmadiyah.or.id
2) Imam Musa

Phone:

جنوبی افریقہ
10 Bloemhof St., North Pine Cape Town,
7560
Phone : 027-21-9812224
Fax : 027-21-9812224

سرینام
Keizerstraat 88, Paramaribo
Phone : 0597-373849
Fax : 0597-493121
aaiil.org/suriname

تھائی لینڈ
P. O. Box 50, Samyaek Ladprao, Bangkok
10901
Phone: 662 251-0376 / 662 537-8190
email: alis@icao.or.th

ٹرینیڈاڈ اور ٹوبیگو
1) 4 Ruhee Garden, Calcutta Rd no. 2,
Freeport
Phone : 809 673151
Fax : 809 650296493
2) 93 Calcutta Rd. No. 4,
Freeport، Carapachaima

ریاستہائے متحدہ امریکہ
1) 1315 Kingsgate Road, Columbus, Ohio
43221-1504,
Phone : 01-614-457 8504
Fax : 01-614-457 4455
email: aaiil@aol.com
Web: tariq.bitshop.com/misconceptions
2) 91-05 197 St., Hollis, NY 11432,
Phone: 01-718-4795617
3) 36911 Walnutstreet, Newark California
94560
Phone : 01-510-7916449

مقامی سماج میں سمانا

شاہد عزیز

(گذشتہ سے پیوستہ)

ایک مسلمان کے اہم فرائض میں سے ایک اہم فرض صدقہ اور زکوۃ ہے۔ زکوۃ زکی سے مُشتق ہے جس کے معنے پاک کرنا ہے مسلمان کا فرض ہے۔ اس کے علاوہ صدقہ ہے۔ قرآن کریم میں اِن دونوں سے متعلق بہت سے ہدایات دی گئی ہیں۔

آیات میں سے پہلی آیت جس کے متعلق میں کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں شاید موضوع سے کچھ ہٹ کر لگے۔ اس زمانے میں جب ہم خیرات کا ذکر کرتے ہیں تو ہم عموماً ہمارا مطلب یہ ہوتا ہے کہ ہم اُن چیزوں سے چھٹکارا حاصل کریں جو اب ہمارے کام کی نہیں رہیں اس لئے کہ وہ پُرانی ہو چکی ہیں، ٹوٹ چکی ہیں یا گھس چکی ہیں۔ اپنے پُرانے گھسے کپڑوں کو پھینکنے کی بجائے ہم اُنہیں آکسفیم یا ایسی ہی کسی اور تنظیم کو دے دیتے ہیں۔ لیکن قرآن کا حُکم یہ ہے:

''اے ایمان لانے والو اُن اچھی چیزوں سے خرچ کرو جو تم کماتے ہو اور اس سے جو ہم نے تمہارے لئے زمین سے نکالا ہے اور رَدّی چیز دینے کا مت سوچو ۔ ۔ ۔ حالانکہ تم خود اس کو لینے والے نہیں'' (سورۃ البقرۃ، ۲۶۷)

اس آیت میں نہ صرف یہ حُکم دیا گیا کہ مسلمان اچھی چیزیں خیرات میں دیں، ایسی چیزیں جو ہم خود استعمال کر کے خوش ہوں بلکہ یہ بھی تلقین کی گئی کہ خراب چیزیں نہیں دینی۔ اس طرح زکوۃ انسان کو پاک کرتی ہے کہ یہ انسان کو لالچ اور حرص اور دنیاوی ساز و سامان جمع کرنے کی خواہش سے نجات دلواتی ہے۔

زکوۃ کی اہمیت حضرت ابوبکرؓ کے اُن فیصلوں سے بھی ظاہر ہوتی ہے جو آپ نے نبی کریم ﷺ کے بعد خلیفہ بن کر کئے۔ حضرت نبی کریم ﷺ کے وصال کے بعد جو افراتفری پھیلی اُس سے فائدہ اُٹھا کر کچھ قبائل نے زکوۃ دینا بند کر دیا۔ اس چیز کا علم ہونے پر حضرت ابوبکرؓ نے اِن لوگوں کے خلاف اعلان جنگ کر دیا۔ حضرت عمرؓ کو اس چیز سے خوش نہ تھے کہ مسلمان حکومت ایسے لوگوں سے جنگ پر اُتر آئے جو کلمہ گو ہیں اور انہوں نے حضرت ابوبکرؓ، جو کہ حلیمی اور نرمی کے لئے مشہور تھے، کے اس فیصلے پر اعتراض کیا۔ لیکن جواباً حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا کہ اگر کسی نے ذرہ بھر زکوۃ بھی روکی تو وہ ایسے شخص سے جنگ کرنے سے گریز نہ کریں گے۔ جو چیز میں آپ کے سامنے پیش کرنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ حضرت ابوبکرؓ جیسے حلیم انسان نے اس فرض سے کوتاہی برتنے والوں کے خلاف جنگ کر کے اُنہیں زکوۃ پر مجبور کیا۔

سوال یہ ہے کہ زکوۃ کا مصرف کیا ہے؟ قرآن کریم فرماتا ہے:

''زکوۃ صرف ناداروں کے لئے ہے اور مسکینوں کے لئے اور اس کے کارکنوں کے لئے اور جن کے دِل مائل کرتا ہے اور غلاموں کے آزاد کرنے اور قرضداروں کے لئے اور اللہ کی راہ میں اور مسافر کے لئے۔ اور اللہ جاننے والا اور حکمت والا ہے۔'' (سورۃ توبہ، ۶۰)

جیسا کہ میں عرض کر چکا ہوں جب قرآن کریم نازل ہو رہا تھا تو اُس وقت مدینہ بھی ایک کثیر المذاہب معاشرہ تھا اور ایک ہی خاندان میں مختلف مذہبوں کے پیرو ملتے تھے۔ اگر آپ مندرجہ بالا آیت پر غور فرمائیں تو آپ دیکھیں گے کہ یہ الفاظ نادار، مسکین، غلاموں کی آزادی، مُسافر وغیرہ غیر مشروط ہیں۔ آیت میں یہ حُکم نہیں کہ زکوۃ استعمال کر کے صرف مسلمان ناداروں یا صرف مسلمان قرضداوروں وغیرہ کی مدد کرو۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ ایک اسلامی حکومت یا جب کوئی مسلمان انفرادی طور پر کسی کی مدد کرنے کا سوچے تو اس میں برادری، رنگ، نسل، مذہب وغیرہ کی تمیز نہیں ہونی چاہیے۔ یہ کہا جا سکتا ہے اس آیت کے الفاظ ''اور جن کے دِل (سچائی کی طرف) مائل کرتا ہے'' ظاہر کرتے ہیں کہ کم از کم زکوۃ کا ایک حصہ تو صرف مسلمانوں کے لئے ہے۔ لیکن مجھے اس استدلال سے اتفاق نہیں۔ اس لئے کہ میرے رائے میں اس میں مسلمان مبلغین کے علاوہ وہ غیر مسلم بھی شامل ہیں جو اسلام کے بارے میں تحقیق کرنے کے لئے کسی اسلامی ادارے یا اسلامی ملک جانا چاہیں۔ زکوۃ کے استعمال کا صرف ایک ہی criteria ہے اور وہ یہ کیا سائل واقعی ضرورتمند ہے۔ ایک دوسری آیت میں فرمایا:

''بڑا نیک وہ ہے جو اللہ اور آخرت کے دِن اور فرشتوں اور کتاب اور نبیوں پر ایمان لائے اور کی مُحبت کے لئے یتیموں اور مسکینوں اور مسافروں اور سوالیوں کو اور غلام کو آزاد کرنے میں مال دے اور نماز قائم کرے اور زکوۃ دے'' (البقرۃ، آیت ۱۷۷)

یہاں زکوۃ کا ذکر دوسری مالی قربانیوں سے جو مسلمان کو کرنی چاہیں الگ کیا گیا ہے۔ یہ صدقہ ہے۔ یہاں بھی زکوۃ کے علاوہ صدقے کے متعلق بھی یہی حُکم ہے کہ اسے ضرورتمندوں پر صرف کرو لیکن ضرورتمند کی تخصیص نہیں کی گئی کہ وہ صرف مسلمان ہی ہو۔ اس آیت میں مسلمانوں کو رشتہ داروں کی مدد کرنے کا بھی حُکم ہے لیکن جیسا کہ میں عرض کر چکا ہوں اُس زمانے میں غیر مسلم بھی مسلمانوں کے رشتہ دار تھے لیکن جہاں تک مدد کرنے کا تعلق ہے قرآن مسلمان اور غیر مسلم رشتہ داروں میں کوئی فرق نہیں کرتا۔ اس لئے مسلمان کو کوئی اختیار نہیں کہ وہ کسی کی مدد کرنے سے پہلے اُس کے رنگ، نسل، مذہب، برادری یا کسی اور چیز کی بِنا پر مدد کا فیصلہ کرے۔ میں نے اس خطاب کے شروع میں ہی کہا تھا کہ جب مسلمان انٹیگریشن کی بات کرتے ہیں تو اُن کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ ایک سماج میں رہنے والے ایک دوسرے کے مذہب، عقیدے، مقدس شخصیات، مقدس کُتب کی عزت کریں، مل جُل کر امن اور سکون سے رہیں اور ایک دوسرے کی مدد کریں اور کسی سے کسی بِنا پر بھی تعصب نہ برتا جائے۔ میرا خیال ہے کہ میں ثابت کر چکا ہوں کہ ایک مسلمان کسی بھی سماج یا ملک میں رہے اِن معنوں میں وہ مکمل طور پر انٹیگریٹڈ ہوتا ہے ■

حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ

رحمانیت کا مظہرِ اکمل

حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود مہدی معہود

ہمارے نبی ﷺ کا دعویٰ آفتاب کی طرح چمک رہا ہے اور آنحضرت ﷺ کی جاودانی زندگی پر یہ بھی بڑی ایک بھاری دلیل ہے کہ حضرت ممدوح کا فیض جاودانی جاری ہے اور جو شخص اس زمانہ میں بھی آنحضرت ﷺ کی پیروی کرتا ہے وہ بلاشبہ قبر میں سے اُٹھایا جاتا ہے اور ایک روحانی زندگی اُس کو بخشی جاتی ہے نہ صرف خیالی طور پر بلکہ آثار صحیحہ صادقہ اُس کے ظاہر ہوتے ہیں اور آسمانی مددیں اور سماوی برکتیں اور روح القدس کی خارق عادت تائیدیں اُس کے شامل حال ہوتی ہیں اور وہ تمام دنیا کے انسانوں میں سے ایک منفرد انسان ہو جاتا ہے یہانتک کہ خدا تعالیٰ اُس سے ہمکلام ہوتا

ہے۔ اور اپنے اسرار خاصہ اُسپر ظاہر کرتا ہے اور اپنے حقائق و معارف کھولتا ہے اور اپنی محبت اور عنایت کے چمکتے ہوئے علامات اُس میں نمودار کر دیتا ہے اور اپنی نُصرتیں اُسپر اُتارتا ہے اور اپنی برکات اُس میں رکھ دیتا ہے اور اپنی ربوبیت کا آئینہ اُس کو بنا دیتا ہے۔ اُس کی زبان پر حکمت جاری ہوتی ہے اور اُس کے دل سے نکات لطیفہ کے چشمے نکلتے ہیں اور پوشیدہ بھید اُس پر آشکارہ کئے جاتے ہیں اور خدا تعالیٰ ایک عظیم الشان تجلی اُس پر فرماتا ہے اور اُس سے نہایت قریب ہو جاتا ہے اور وہ اپنی استجابت دُعاؤں میں اور اپنی قبولیتوں میں اور فتح ابواب معرفت میں اور انکشاف اسرار غیبیہ میں اور نزول برکات میں سب سے اُوپر اور سب پر غالب رہتا ہے۔ چنانچہ اُس عاجز نے خدا تعالیٰ سے مامور ہو کر انہیں اُمور کی نسبت اور اِسی اتمام حُجت کی غرض سے کئی ہزار رجسٹری شدہ خط ایشیا اور یورپ اور امریکہ کے نامی مخالفوں کی طرف روانہ کئے تھے تا اگر کسی کا یہ دعویٰ ہو کہ یہ رُوحانی حیات بجز اِتباع خاتم الانبیا ﷺ کے کسی اور ذریعہ سے بھی مل سکتی ہے تو وہ اِس عاجز کا مقابلہ کرے۔ اور اگر یہ نہیں تو طالب حق بن کر یکطرفہ برکات اور آیات اور نشانوں کے مشاہدہ کے لئے حاضر آوے۔ لیکن کسی نے صدق اور نیک نیتی سے اِس طرف رُخ نہ کیا اور اپنی کنارہ کشی سے ثابت کر دیا کہ وہ سب تاریکی میں گرے ہُوئے ہیں۔ ■

(آئینہ کمالات اسلام، ۱۸۹۲ء ص ۲۲۱ تا ۲۲۲)

حضرت موسیٰؑ یمن میں

ایک لیکچر

مائیکل ایس سوَنڈرز

(http://www.biblemysteries.com)

(نوٹ: مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ حضرت ابراہیمؑ اور دیگر انبیاء مکہ تشریف لے گئے اور وہاں خانہ کعبہ میں عبادت کی۔ ہمارے یہودی اور عیسائی دوست اِن عقائد کا تمسخر اُڑاتے ہیں۔ اِس کی ایک وجہ یہ ہے کہ اگر یہ ثابت ہو جائے تو پھر عہد نامہ عتیق میں دی گئی پیشن گوئیاں سوائے حضرت نبی کریم ﷺ کے کسی اور پر چسپاں نہیں ہو سکتیں۔ لیکن حالیہ تحقیق یہ ثابت کرتی ہے کہ قرآن کریم کا دعویٰ درست تھا۔ مسٹر سوَنڈرز کا لیکچر انسان کی توجہ 'محمد اِن ورلڈ سکرِپچرز' (میثاق النبیین) مصنف حضرت

حضرت مولانا عبدالحق وِدیارتھی ؒ اور احباب جماعت احمدیہ لاہور تیکری (سرینام)

مولانا عبدالحق وِدیارتھی کی طرف لے جاتا ہے۔ اس کتاب کی جلد ۲ (دوسرا ایڈیشن) میں عہد نامہ عتیق کی اُن پیشگوئیوں پر جو کہ نبی کریمؐ کی بعثت سے پوری ہوئیں، پر بحث ہے۔ صفحہ نمبر ۴۹۱ تا ۵۱۶ وہ حضرت موسیٰؑ اور حضرت نبی کریمؐ کی باہم نسبت کے بارے میں بحث ہے۔ اس سلسلے میں کچھ ذیلی عنوان جو حضرت مولانا نے مقرر کئے اُن کا براہ راست تعلق مسٹر سوَنڈرز کی تحقیق سے ہے؛ مثلاً

۱) حضرت موسیٰؑ کی مدینہ آمد؛ ۲) لفظ مدینہ کا ماخذ؛ ۳) خداوندا کی کوہ سینا سے آمد؛ ۴) خداوندا کی کوہ شعر سے آمد؛ ۵) خداوندا نے کوہ پاران سے چکار دِکھلائی؛ ۶) پاران مکہ کی ایک پہاڑی کا نام ہے؛ ۷) وہ دَس ہزار فرشتوں کے ساتھ آیا

ایک صدی قبل حضرت مرزا غلام احمد صاحب، مسیح موعود اور مہدی معہود، نے احمدی مسلمانوں کے دل میں تحقیق کی تڑپ پیدا کی اور جو نتائج اُنہوں نے اخذ کئے نئی تحقیق بھی اُنہی نتائج پر پہنچ رہی ہے۔ لیکن احمدی محققین نے بغیر لیزر پرنٹر، کمپیوٹر اور انٹرنیٹ یہ کام سر انجام دیا، کبھی کبھی موم بتی کی روشنی میں کام کرتے تھے اور بھاری بھاری پُرانی کتابوں سے ہاتھ سے حوالے نکالا کرتے تھے۔ جو کتابیں پاس نہ ہوتیں اُن کے حوالوں کی فوٹو کاپیاں ای میل کے ذریعے نہ آتیں بلکہ سست رو گاڑیوں پر سفر کر کے اصل کتابوں میں سے حوالے ہاتھ سے نقل کرنے پڑتے تھے۔ دُعا ہے کہ خدا تعالیٰ اُن بزرگوں کو جنت الفردوس میں اونچے مقامات عطا فرمائے۔ آمین)

''اور خداوندا دِن کے وقت اُن کے آگے بادل کے ستون میں جاتا تھا کہ اُنہیں راستہ دکھائے اور رات کے وقت آگ کے ستون میں کہ اُن کو روشنی بخشے۔ تا کہ وہ دِن رات چل سکیں'' (خروج ۱۳:۲۱)

اس وقت بحث جاری ہے کہ کوہِ سینا وادیِ سینا میں ہے یا مدائن میں (سعودی عرب) میں۔ یہ خیال نیا نہیں۔ اولاً بکی[1] سے، بعد از وفات، ۱۸۷۸ء میں اسکے ممکن ہونے کی اشاعت ہوئی؛ زیادہ اہم لوقس، Ancient Egyptian Materials and Industry کی وجہ سے شہرت یافتہ، کی وہ اعلیٰ کتاب[2] ہے جو اس بارے میں ۱۹۳۸ء میں شائع ہوئی اور جس میں اس کی تائید میں پُر زور دلائل ہیں۔

روَن وائٹ اس تھیوری کو لے کر ایک مُہم پر جبل لاوَز گیا، شمال مغربی سعودی عرب کے علاقہ تبوک میں واقع، ایک کالی چوٹی والی پہاڑی اور کچھ چیزیں ڈھونڈیں اور دعویٰ کر دیا کہ کوہ سینا ڈھونڈ لیا۔ دو اور مہم جُو، لیری ویلز اور بوب کورنوک، پیچھے وہیں گئے اور بغیر وائٹ کا نام لئے (نقل؟ کہنا مشکل ہے اس لئے کہ اِن کتابوں میں اشاریہ موجود نہیں) کہا کہ وہ بھی اِسی نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ کوہ سینا مل گیا ہے۔[3]

اس تجویز کی کئی شائع تنقیدوں میں میرے نزدیک ایک ہی قابل قبول تھی، یہ کہ عہد نامہ عتیق کے مطابق یہ کادش برنیا سے ۱۱ روز سے زیادہ کے فاصلے پر تھا۔ لیکن یہ اِس مفروضے پر منحصر ہے کہ ہمیں اس چیز کا پکا علم ہے کہ کادش برنیا کہاں ہے اور یہ کہ موجودہ علم درست ہے کہ یہ صحرا نگو میں عین القدرت میں واقع ہے۔

میں یہ فیصلہ کر چکا تھا کہ ٹیلیوژن پر خروج کے بارے میں ایک خاص پروگرام کروں اور اس میں وائٹ کا خیال بھی شامل کروں مجھے خروج کے متعلق کچھ علم بھی تھا اور میں تجویز کے بھی کچھ حد تک متفق تھا کہ کوہِ سینا سعودی عرب میں ہے۔ میرا یہ بھی خیال تھا کہ یہ ایک آتش فشاں پہاڑ ہے اور جبل الاعوذ کی چوٹی کالی بھی ہے لیکن میں سمجھتا تھا کہ یہ کوہِ سینا نہیں۔ شروع میں دیا گیا حوالہ یہ ظاہر کرتا ہے کہ اس راستے میں کم از کم ایک، اور غالباً ایک سے زیادہ آتش فشاں پہاڑ تھے۔ جس نظارہ کی تصویر کشی کی گئی ہے اُس کا اور کیا مطلب ہو سکتا ہے۔

پس میں نے دو چیزوں کی تلاش شروع کی۔

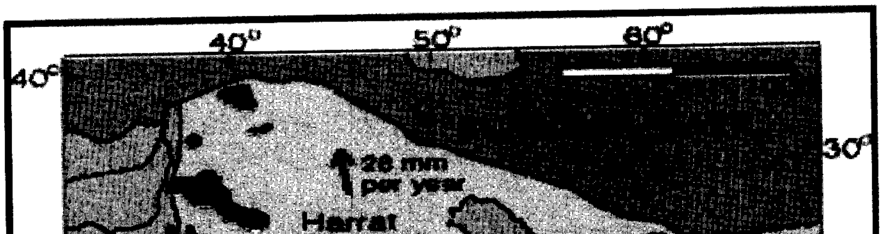

۱) عرب میں ایک اونچا پہاڑ جو آتش فشاں تھا اور جس پر کوہِ سینا کی تفصیل چسپاں ہوتی ہو۔

۲) کادش برنیا کے لئے ایک اور جائے وقوع

انٹرنیٹ سے پہلے ہم تحقیق کس طرح کرتے تھے! منٹوں کے اندر مجھے مندرجہ بالا نقشہ ملا جو کہ ایک پُر امید ابتدا تھی۔ کنعان سے یمن تک ایک قریباً سیدھی ساختمانی لکیر تھی۔ اس کے بعد کوہِ سینا یا کوہِ حُریب، جیسا کہ عہد نامہ عتیق اِسے کہتا ہے، کا ڈھونڈنا تھا۔

زبان دان جانتے ہیں کہ عبرانی اور عربی کے الفاظ کی بُنیاد تین حرفی مادّے ہیں۔ ان میں حروفِ علت (Vowel) نہیں ہوتے۔ مثلاً حوریب کا مادہ حرب ہے۔ اس کے علاوہ ایک طریقہ کار ہے جس کا نام تقلیب ہے۔ اس میں کبھی کبھی جب ایک زبان سے دوسری زبان میں ترجمہ کیا جائے تو حروف کی ترتیب بدل دی جاتی ہے۔ مثلاً حرب کی جگہ ح ب ر یا ب ر ح لکھا جائے۔ عرب میں ۱۷ آتش فشاں ہیں لیکن صرف دو ۳۰۰۰ فٹ سے زیادہ بُلند ہیں۔ حرارس (عربی میں آتش فشاں کو کہتے ہیں) وقوع ضار، اونچائی ۳۵۰۰ فٹ اور حرار واقع ارحاب، اونچائی ۳۱۰۰۔

میرے تحقیقی کیریئر میں یہ پہلی مرتبہ نہ تھی کہ میری زبان بند ہو گئی۔ ''ر ح ب'' اور ''ح ر ب'' ایک ہیں۔ ایک اونچا آتش فشاں پہاڑ جس پر کوہِ حوریب کی جسمانی کیفیت مکمل طور پر صادق آتی تھی لیکن وہ تھا کہاں؟ یمن میں۔ میرا شبہ بڑھ گیا اس لئے کہ مجھے علم تھا کہ اسرائیلوں کے لئے وہاں پہنچنا ممکن نہ تھا اور پھر کادش برنیا سے سفر کے لئے ۱۱ دن، یہ تو ناممکن نظر آتا تھا۔

اس وقت مجھے پروفیسر کمال صلیبی کی ایک کتاب یاد آئی جو میں کتاب کے بازار میں آنے پر پڑھی تھی اور جس کو میں نے غیر حقیقی سمجھ کر بالکل رد کر دیا تھا۔ اس دوران کمال سے میرا رابطہ رہا تھا۔ میں نے اپنی لائبریری سے کتاب ڈھونڈ کر پڑھنی شروع کر دی یہ دیکھنے کے لئے کہ کیا عربی اور عبرانی میں ساختمانی پلیٹ کے ساتھ کوئی اور پہچان کا علاقہ تھا۔ صفحہ نمبر ۴۱ پر علاقے کا ایک نقشہ ہے جو پروفیسر صلیبی کی رائے میں بنی اسرائیل کی تاریخ کا ماخذ ہے۔ آسیر کا علاقہ جس کو بائیبل میں شعیر (Seir) کہا گیا ہے وہ مغربی سعودی عرب میں ہے۔ دو چیزیں تو فوراً واضح تھیں۔

ایک جگہ رُفیضان جو جنوب میں یمن کی سرحد کے نزدیک اُس رُوٹ پر تھی جو شمال کی طرف ساختمانی لکیر کے متوازی تھا۔ اس سے فوری طور پر ذہن میں عبرانی رُفیڈیم آتا ہے جو کہ خروجِ موسیٰ کے سفر میں قیام کا ایک مقام تھا۔

اس سے بہت شمال کی جانب، اسی ساختمانی لکیر پر ایک اور جگہ تھی جس کا نام ہے بنی عمر۔ یہ آشیر یا شعیر ہے۔ اس سے ذہن میں عمرانیوں کا حملہ آتا ہے جو کہ کوہِ شعیر کے نزدیک کیا گیا تھا۔ ایک واقع جو خروج کے دوران پیش آیا۔

اب ہم کسی نتیجہ پر پہنچ رہے تھے، گو ایک ایسی کتاب کی مدد سے جو علماء رد کر چکے تھے۔ لیکن معاملہ اور بھی عجب ہو گیا۔

مجھے کادش برنیا کا نیا جائے وقوع ڈھونڈنا تھا۔ کادش عبرانی کا ایک عام فہم لفظ ہے جس کا مطلب ہے مقدس لیکن برنیا بالکل جانا پہچانا نہیں۔ صلیبی نے تجویز دی کہ شاید اس کا اشارہ ایک خدا ''رن'' کی طرف ہو اور وہ جگہ اِس خدا کے لئے نذر کی گئی ہو۔ عبرانی کے علماء کے پاس اس بارے میں کوئی تجویز نہ تھی۔

واپس انٹرنیٹ کے گوگل پر تحقیق کے لئے جس نے پھر قیامت ڈھائی۔ اس نے ایک ایسی سائٹ کا حوالہ دیا جس پر میرے پُرانے دوست ویلی کوسکی کے مضامین تھے اور جس پر

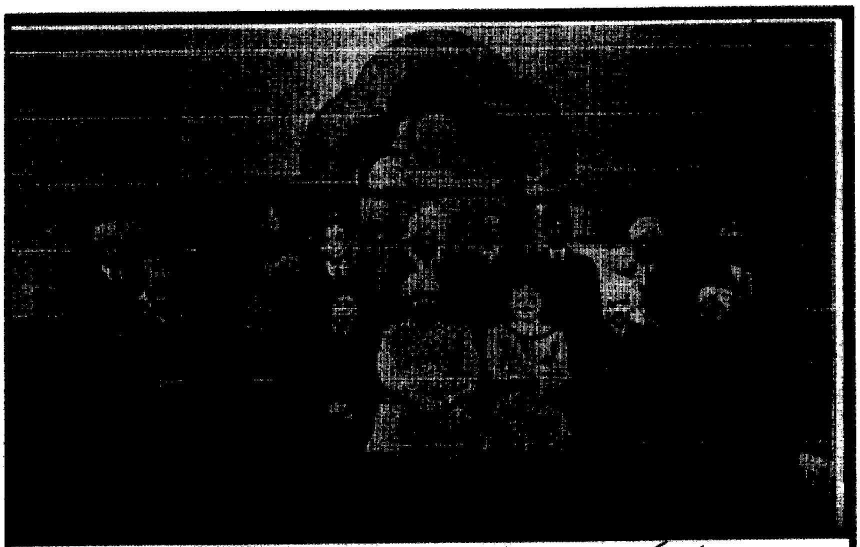

جناب محمد مارماڈیوک پکتھال (دائرہ)، مشہور مترجم قرآن کریم، حضرت خواجہ کمال الدینؒ (درمیان میں بیٹھے) اور حضرت مولانا یعقوب خان صاحب، ایڈیٹر اسلامک ریویو، کے ساتھ

میں پچھلے ۳۰ سال سے تنقید کر رہا تھا۔ میں اُن دو علماء پر انحصار کر رہا تھا جن سے شاید نئے زمانے میں سب سے زیادہ نفرت کی گئی ہے۔
ویلی کوسکی کادش برنیا کا جائے وقوع کیا بتاتا ہے؟ ایک یہودی عالم کی طرف سے یہ جواب بالکل غیر متوقع ہے کہ یہ مکہ معظمہ ہے! لیکن اُس کے لئے (اور شاید میرے لئے بھی) یہ قابل قبول اس لئے تھا کہ مغربی عرب میں جو سب سے مقدس مقام ہے وہ مکہ ہے۔
بات عجب سے عجب تر ہوتی جاتی ہے۔ ویلی کوسکی کی تحریرات میں ہمیشہ فٹ نوٹ میں حوالہ جات ہوتے ہیں گو وہ ہمیشہ دُرست نہیں ہوتے۔ بائبل کے قصے میں کادش برنیا صحرا فاران (پاران) میں ہے۔ (رن پر غور کریں) ویلی کوسکی کا کہنا ہے کہ ''پُرانی عرب کتابوں'' کے مطابق فاران حجاز کا ایک پہاڑی علاقہ ہے۔ وہ حوالہ فٹ نوٹ ۱۷ میں دیتا ہے لیکن مضمون میں یہ فٹ نوٹ موجود نہیں۔ اب کیا ہو؟
مجھے یاد تھا کہ بہت سال پہلے جب میں اس بزرگ سے اُن کے گھر واقع پرنسٹن اُن کے ریسرچ اسسٹنٹ سے ملا تھا۔ میں نے اُن سے رابطہ کرنے کی کوشش کی، یان سامیر اب چیکوسلاواکیہ میں رہتے ہیں۔ جو جواب انہوں نے دیا وہ ویلیکوسکی کی اصل تجویز سے بھی زیادہ حریت انگیز تھا۔ قرون وسطی کے عرب جغرافیہ دان نے فاران کی پہچان مکہ کے ساتھ کی تھی۔ مکہ کہاں ہے؟ یہ بھی یمن سے کنعان جورخنہ (fault line) کے نزدیک ہے۔
میں نے پھر صلیبی سے رابطہ کیا۔ انہوں میری تجویز کہ کوہ حوریب یمن میں ہے اور کادش برنیا مکہ ہے کو رد کر دیا (اس بنا پر کہ علاقہ بنجر ہے لیکن واقع یہ ہے کہ یہاں چشمے موجود ہیں اور ۲۵۰۰ سال پہلے ممکن ہے کہ علاقہ سبززار ہو) لیکن یہ اتفاق کیا کہ عہد نامہ عتیق میں کتاب عدد باب ۳۳ میں جو ۱۲ جائے قیام دی ہیں اُن سے بالکل ملتی جگہیں آشیر میں ہیں۔
کیا واقع ہی میں اچانک خروج موسوئی کے اصل راستے سے واقف ہو گیا تھا؟ یہ روٹ کیسا تھا؟ اس سے بھی بھاری اسرار موجود ہیں۔ اسرائیلی یمن تک کیسے پہنچے؟ یہ کہ وہ کوہ سینا سے یادش برنیا ۱۱ دن میں کس طرح پہنچے؟
میری نقشہ نویس اور ویب ماسٹر لنڈا کی مدد سے ہم یہ مضمون کے اگلے حصے میں جانیں گے۔

(جاری ہے)

نوٹ
القدس (عربی اور عبرانی دونوں میں قدس کا مطلب مقدس ہے) عربی میں یروشلم ہے۔ ہو سکتا ہے کہ مکہ (جو اسلام کی مقدس ترین جگہ ہے) وہی گمشدہ کادش (کدش یعنی مقدس) برنیا ہو۔ یہودیوں کا ۳۵۰۰ سال سے ایک گمشدہ مقدس شہر۔

فٹ نوٹ

1. Beke, Charles Tilstone, The late Dr. Charles Beke's discoveries of Sinai in Arabia and of Midian : with portrait, geological, botanical, and conchological reports,. plans, map, and thirteen wood engravings: Trubner & Co., 1878
2. A. Lucas: The Route of the Exodus of the Israelites from Egypt, Edward Arnold & Co. 1938
3. Larry Williams: The Mount Sinai Myth formerly The Mountain of Moses" Wynwood Press 1990, Robert Cornuke and David Halbrook: In Search of The Mountain of God, Broadman and Holman, 2000 Howard Blum: "The Gold of Exodus. The Discovery of the True Mount Sinai" Simon & Schuster 1998
4. Anchor Bible Dictionary.
5. خروج ۳:۱ ''اور موسی مدیان کے کاہن اپنے سُسر یترو کے گلّے چراتا تھا۔ تو اُس نے گلّے کے بیابان کے پَرلی طرف ہانکا۔ یہاں تک کہ وہ خُدا کے پہاڑ حوریب کے نزدیک آیا''
6. Kamal Salibi "The Bible Came from Arabia, Jonathan Cape 1985.
7. عدد ۱۳:۳
8. قرون وسطی کے جغرافیہ دان یاقوت الحماوی (وفات ۱۲۲۹ء جلد سوم صفحہ ۸۳۴ (ایڈیشن جو لائپزگ سے ۱۸۶۰ء میں شائع ہوا لکھا: ''فاران: الف کے بعد را ہے اور یہ نون سے ختم ہوتا ہے۔ یہ عبرانی کے ایک لفظ کی عربی شکل ہے۔ یہ مکہ کے اُن ناموں میں سے ایک ہے جن سے عہد نامہ عتیق میں مکہ کو پکارا گیا ہے۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ یہ مکہ کی پہاڑیوں کا نام بھی ہے۔ ابن مکولن ابو بکر نصر ابن القاسم ابن قعدہ القارانی الاسکندری نے کہا ہے: ''میں نے سُنا ہے کہ یہ فاران کی پہاڑیوں کا نام ہے، یعنی کہ حجاز کے پہاڑوں کا۔ تورات میں خدا تعالیٰ سینا سے آیا اور شعیر سے نمودار ہوا اور فاران سے جاتا گیا'' یہ فلسطین کے پہاڑ ہیں اور یہ اُس کا عیسیٰ پر انجیل نازل کرنا، اور کوہ فاران سے وحی کرنا کہ محمد ﷺ پر قرآن وحی کر رہا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ فاران مکہ کا پہاڑ ہے؛ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ فاران صغد میں ایک گاؤں ہے جو کہ سمرقند کا صوبہ ہے اور جہاں سے ابو منصور محمد ابن بکر ابن اسماعیل السمرقندی اپنا شجرہ منسوب کرتا ہے۔ یہ منقول ہے محمد ابن الفضل اللارمانی اور نصر ابن احمد الکندی، وہ عالم قرآن جن سے ابو الحسن محمد ابن عبداللہ ابن محمد الکاغیعی السمرقندی نے نقل کی۔ ابو عبداللہ القضا نے فرمایا ''فاران اور الطور (لغوی معنی پہاڑ) جنوبی مصر میں دو علاقے ہیں۔

نوجوانوں کے لئے

بُنیادی تعلیمِ اسلام

ڈاکٹر زاہد عزیز

۹: اسلام قبول کرنے کے لئے کسی کو کیا کرنا پڑتا ہے؟

ایک شخص اعلانیہ ایک کلمے، جس کو کلمہ شہادت کہتے ہیں، کے اقرار سے مسلمان بن جاتا ہے۔ یہ کلمہ اس طرح ہے ''اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّااللّٰہُ وَ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ'' (میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد اُس کے رسول ہیں)۔ کلمے میں مسلمان کے ایمان کے دو نکتے ہیں۔ اول یہ کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی خدا نہیں اور دوسرا یہ کہ حضرت محمد ﷺ انسانیت کے لئے اُس کے بھیجے ہوئے رسول ہیں۔

عقائد واعمال

''بڑی نیکی یہ نہیں کہ تم اپنے چہروں کو مشرق اور مغرب کی طرف پھیرو، لیکن بڑا نیک وہ ہے جو اللہ اور آخرت کے دن اور فرشتوں اور کتاب اور نبیوں پر ایمان لائے اور اس کی محبت کے لئے قریبیوں اور یتیموں اور مسکینوں اور مسافروں اور سوالیوں کو اور غلام آزاد کرنے میں مال دے اور نماز قائم کرے اور زکوۃ دے اور اپنے اقرار کو پورا کرنے والے جب وہ اقرار کریں۔ اور صبر کرنے والے تنگی اور تکلیف میں اور مقابلہ کے وقت۔ یہی وہ لوگ ہیں جنھوں نے سچ کر دکھایا اور یہی متقی ہیں'' (البقرۃ، ۱۷۷)

۱۰: کیا مسلمانوں کے بُنیادی عقائد کی کوئی لسٹ ہے؟

جی ہاں۔ کلمہ کو ایمانِ مجمل (ایمان کا مختصر بیان) بھی کہا جاتا ہے۔ یہ ایک مسلمان کے اِن پانچ بُنیادی عقائد کا خلاصہ ہے:

۱) خدا، جو کامل و یکتا ہے پر ایمان
۲) فرشتوں، جو ہر انسان کے دِل میں نیکی کرنے کی خواہش پیدا کرتے ہیں پر ایمان
۳) تمام نبیوں اور رسولوں پر، جو تمام قوموں کو اپنی مثال سے نیکی کی تعلیم دینے بھیجے گئے پر ایمان۔
۴) خدا کی کتابوں پر ایمان، جو ہر قوم کی طرف اُس کی طرف مبعوث نبی کے ذریعے بھیجی گئی، اور جن میں انسان کے لئے ہدایت تھی کہ وہ کس طرح زندگی بسر کرے۔
۵) زندگی بعد از موت پر ایمان، جب ہر انسان اپنی نیکیوں اور گناہوں سے آگاہ ہو جائے گا اور اُن کا حساب دینا ہوگا۔

۱۱: ایمان کے بارے میں اسلام کی سب سے زیادہ اہم تعلیم کیا ہے؟

وہ یہ ہے کہ ایمان کا مطلب صرف کسی چیز کا دِل میں اقرار ہی نہیں بلکہ اس میں اس پر عمل بھی شامل ہے۔ صرف زبانی کلامی اقرار کافی نہیں جب تک اس کو عمل میں نہ لایا جائے۔ ایمان کا مقصد ہے کہ ہمیں عمل کی راہ دکھائی جائے۔ اکیلے ایمان سے نجات نہیں ہوسکتی۔

۱۲: مندرجہ بالا پانچ عقائد پر اس کا اطلاق کس طرح ہوتا ہے؟

خدا پر ایمان کا مطلب یہ ہے کہ ہم اپنے اندر بہترین خوبیاں پیدا کرکے اپنے آپ کو بہترین انسان بنائیں۔

فرشتوں پر ایمان کا مطلب ہے کہ ہم اپنے اندر اُٹھنے والی نیکی کی تحریک پر عمل کریں۔

نبیوں پر ایمان کا مطلب ہے کہ ہم دنیا کی تمام قوموں کی طرف بھیجے گئے متقیوں کی مثال پر عمل کرنے کی کوشش کریں۔

خدا کی کتابوں پر ایمان کا مطلب ہے کہ ہم ہر سچائی کو تسلیم کریں چاہے وہ کسی بھی کتاب میں پائی جائے۔

زندگی بعد از موت پر ایمان کا مطلب ہے کہ ہم یاد رکھیں کہ ہمارے سارے اعمال، نیک و بد، کا ہمیں حساب دینا ہوگا۔

۱۳: مسلمان کو پھر کن بُنیادی چیزوں پر عمل کرنا ہوتا ہے؟

خدا تعالیٰ کی اطاعت کے لئے اور انسانیت کے ساتھ سلامتی کے ساتھ رہنے کے لئے، ہر مسلمان کو کچھ فرائض خدا کے حضور ادا کرنے ہوتے ہیں اور کچھ انسانوں کے۔ حقوق اللہ یہ ہیں نماز، روزہ، اور حج۔ حقوق العباد یہ ہیں کہ انسان اپنے سارے وسائل مثلاً وقت، قوت، پیسہ وغیرہ دوسروں کی بھلائی کے لئے خرچ کرے؛ خاص طور پر یہ کہ اپنے مال کا ایک حصہ ضرورتمندوں کو دے۔ اسے زکوۃ بھی کہا جاتا ہے۔

۱۴) اعمال کے بارے میں سب سے زیادہ اہم بات کیا یاد رکھنے والی ہے؟

اِن اعمال کا مقصد قربِ الٰہی کا حصول ہے اور یہ کہ ہم دوسروں سے نیکی کریں اور غلط کام نہ کریں۔ اس لئے یہ کام صرف رسماً نہیں کرنے چاہیں بلکہ دِل کی گہرائیوں سے خدا تعالیٰ کو یاد رکھتے ہوئے۔ ہمیں عبادت تب ہی فائدہ دے گی جب ہم اُس کو اپنی روز مرہ کی زندگی میں اپنے کردار اور راہ و روش کو بہتر بنانے کے لئے استعمال کریں۔ جو شخص نمازیں تو پڑھے یا روزے تو رکھے لیکن دوسروں سے نیکی نہ کرے اور اپنی غلط عادتوں کو نہ چھوڑے تو اُس کی نمازیں اور روزے بے فائدہ ہیں۔

۳: عقائد

۱:۱۳ اللہ تعالیٰ

''اللہ، اس کے سوائے کوئی معبود نہیں، اچھے نام اسی کے ہیں'' (طٰہٰ، ۸)

''کہو اللہ تعالیٰ ایک ہے، اللہ تعالیٰ بے نیاز ہے۔ نہ اُس کا کوئی بیٹا ہے اور نہ وہ کسی کا بیٹا ہے اور اُس کا کوئی ہمسر نہیں'' (الاخلاص، ۱ تا ۴)

۱۵: خدا تعالیٰ کے متعلق اسلام کی بُنیادی تعلیم کیا ہے؟

اسلام کی تعلیم یہ ہے کہ خدا تعالیٰ ایک اور صرف ایک ہی ہے۔ اُس نے ہی یہ کائنات تخلیق کی اور وہی اِس کو کنٹرول کرتا ہے۔ وہ ہر لحاظ سے یکتا ہے اور کوئی بھی چیز اُس کے مثل نہیں۔ اُسے ہر چیز کا علم ہے اور وہ اپنی ساری مخلوق پر قادر ہے۔ اُسے کسی چیز کی ضرورت نہیں لیکن ساری مخلوق کا انحصار اُسی پر ہے۔ تمام خوبیاں اُس میں اکمل طور پر ہیں اور انسان کو صرف اللہ تعالیٰ کی ہی عبادت کرنی چاہیے۔ (جاری ہے)